۸۔ سِوِل نافرمانی کی تحریک

مہاتما گاندھی نے سول نافرمانی کی تحریک چلانے کا فیصلہ کیا۔اس تحریک کے آغاز سے قبل گاندھی جی نے انگریز حکومت سے کئی مطالبات کیے تھے جس میں نمک پر لگائے گئے ٹیکس کو ختم کر کے نمک تیار کرنے کی سرکاری اجارہ داری ختم کرنے کا مطالبہ اہم تھا لیکن حکومت نے ان مطالبات کو ٹھکرا دیا جس کی وجہ سے گاندھی جی نے نمک کا قانون توڑ کر پورے ملک میں ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیا۔

دانڈی یاترا

نمک عام انسان کی غذا کا ایک اہم جز ہے۔اس لیے نمک جیسی ضروریاتِ زندگی پر ٹیکس لگانا سراسر ناانصافی تھی۔اس لیے گاندھی جی نے نمک کا ستیہ گرہ کیا۔نمک کا ستیہ گرہ ایک علامت تھی۔ حقیقتاً اس کا وسیع مقصد انگریز حکومت کے ظالمانہ اور غیر منصفانہ قوانین کو پرامن اور ستیہ گرہ کے ذریعے توڑنا تھا۔

نمک کا ستیہ گرہ کرنے کے لیے گاندھی جی نے گجرات کے ساحلِ سمندر پر دانڈی نامی مقام کا انتخاب کیا۔۱۲/ مارچ ۱۹۳۰ء کو گاندھی جی ۷۸/ ساتھیوں کے ساتھ سابرمتی آشرم سے دانڈی کے لیے روانہ ہوئے۔تقریباً ۳۸۵ کلومیٹر کی پیدل مسافت کے دوران انھوں نے کئی گاؤوں میں تقریریں کیں۔ اپنی تقریروں کے ذریعے گاندھی جی نے عوام کو بے خوفی سے سول نافرمانی کی تحریک میں شامل ہونے کی اپیل کی۔ گاندھی جی کی تقاریر سے سول نافرمانی کا پیغام ہر سمت پھیل گیا اور تحریک کے لیے سازگار ماحول تیار ہوا۔ ۵/ اپریل ۱۹۳۰ء کو گاندھی جی دانڈی کے مقام پر پہنچے۔ ۶/ اپریل کو دانڈی کے ساحل پر نمک اُٹھا کر گاندھی جی نے نمک کا قانون توڑا اور اسی کے ساتھ ملک بھر میں سول نافرمانی کی تحریک شروع ہو گئی۔

پشاور کی ستیہ گرہ : شمال مغربی سرحدی صوبے میں خان عبدالغفار خان گاندھی جی کے عقیدت مند پیرو تھے۔ انھیں 'سرحدی گاندھی' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔انھوں نے 'خدائی خدمتگار' نامی تنظیم قائم کی۔ ۲۳/ اپریل ۱۹۳۰ء کو انھوں نے پشاور میں ستیہ گرہ شروع کیا۔تقریباً ایک ہفتے تک پشاور ستیہ گرہ کرنے والوں کے قبضے میں رہا۔

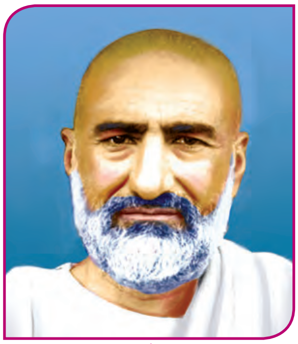

خان عبدالغفار خان

حکومت نے گڑھوال فوجی دستے کو ستیہ گرہ کرنے والوں پر گولیاں چلانے کا حکم دیا لیکن گڑھوال دستے کے افسر چندر سنگھ ٹھاکر نے گولی چلانے سے انکار کر دیا جس کی وجہ سے فوجی عدالت نے انھیں سخت سزا سنائی۔

گاندھی جی کے ذریعے شروع کی گئی سول نافرمانی تحریک کی وجہ سے انگریز حکومت مشکل میں آ گئی تھی۔ ۴/ مئی ۱۹۳۰ء کو گاندھی جی کو گرفتار کر لیا گیا۔حکومت نے جبر و استبداد کا راستہ اختیار کیا۔ پورے ملک میں گاندھی جی کی گرفتاری کی مذمت کی گئی۔

سولاپور کا ستیہ گرہ : سولاپور کے ستیہ گرہ میں مِل مزدور پیش پیش تھے۔ ۶/ مئی ۱۹۳۰ء کو سولاپور میں ہڑتال کی گئی۔ اس سلسلے میں ایک بڑا جلوس نکالا گیا۔اس وقت کلکٹر نے جلوس پر گولیاں برسانے کا حکم دیا جس میں شنکر شیودارے سمیت کئی رضا کار ہلاک ہوئے۔ نتیجتاً عوام نے پولس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، عدالتوں، میونسپل عمارتوں وغیرہ پر حملے کیے۔حکومت نے

مارشل لا یعنی فوجی قانون نافذ کرکے تحریک کو کچل دیا اور اس تحریک میں پیش پیش رہنے والے ملپّا دھن شیٹی، شری کرشن سارڈا، قربان حسین اور جگناتھ شندے کو پھانسی دی۔

ملپّا دھن شیٹی

شری کرشن سارڈا

قربان حسین

جگناتھ شندے

دھاراسنا ستیہ گرہ : گجرات کے دھاراسنا میں ہونے والے ستیہ گرہ کی قیادت سروجنی نائیڈو نے کی۔ نمک کا قانون توڑنے والے ستیہ گرہیوں پر پولس نے لاٹھیاں برسائیں مگر ستیہ گرہ کرنے والے خاموشی سے لاٹھیوں کی مار برداشت کرتے رہے۔ انھیں علاج معالجے کے لیے لے جایا جاتا تو اس کی جگہ دوسرا گروہ آگے آتا اور یہ عمل مسلسل جاری رہا۔

سروجنی نائیڈو

مہاراشٹر میں وڈالا، مالون اور شروڈا کے مقامات پر نمک کا ستیہ گرہ ہوا۔

جہاں نمک سار نہیں تھے اس جگہ لوگوں نے جنگل سے متعلق قانون توڑنے کی ابتدا کی۔ مہاراشٹر میں بلاشی، سنگم نیر، کلون، چرنیر، پوسد وغیرہ مقامات پر جنگل ستیہ گرہ کیا گیا جس میں ادی واسیوں نے بڑے پیمانے پر حصہ لیا۔

بابو گینو کی قربانی : ممبئی میں بدیسی مال کے بائیکاٹ کی تحریک جاری تھی۔ ستیہ گرہ کرنے والے بدیسی مال لے جانے والی سواریوں کو روک رہے تھے۔ ممبئی کے ایک مِل مزدور بابو گینو سید اس تحریک میں پیش پیش تھے۔ پولس کی حفاظت میں بدیسی مال سے بھرا ہوا ایک ٹرک بابو گینو کے سامنے آیا۔ ٹرک کو روکنے کے لیے بابو گینو راستے پر لیٹ گئے اور پولس کی دھمکی کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ آخر کار ٹرک ان کو کچلتا ہوا گزر گیا اور بابو گینو سید نے شہادت کا جام نوش کیا۔ ان کی اس قربانی نے قومی تحریک میں جوش پیدا کردیا۔

بابو گینو سید

کیا آپ جانتے ہیں؟

سول نافرمانی تحریک کی خصوصیات :

- اب تک کی تحریکیں شہری حدود تک محدود تھیں لیکن یہ تحریک ملک گیر پیمانے پر چلی۔ دیہاتوں اور گاؤں کے عوام نے اس میں شرکت کی۔
- اس تحریک میں خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کستوربا گاندھی، کملا دیوی چٹوپادھیائے، اونتیکا بائی گوکھلے، لیلاوتی منشی، ہنسابین مہتا نے ستیہ گرہیوں کی قیادت کی۔
- یہ تحریک پوری طرح عدم تشدد طریقے سے چلائی گئی۔ انگریز حکومت کے جبر و استبداد کے باوجود عوام نے نہتے ہوکر مقابلہ کیا۔ اس وجہ سے بھارتی عوام نڈر ہوگئے۔

گول میز کانفرنس : سول نافرمانی تحریک کے دوران برطانوی وزیرِاعظم ریمسے میکڈونالڈ کا خیال تھا کہ بھارت سے متعلق دستوری مسائل پر غور وخوض کیا جائے۔ اس کے لیے اس نے لندن میں ایک کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس کانفرنس کو گول میز کانفرنس کہا جاتا ہے۔ ۱۹۳۰ء سے ۱۹۳۲ء کے درمیان تین گول میز کانفرنسوں کا انعقاد کیا گیا۔

پہلی گول میز کانفرنس : ریمسے میکڈونالڈ پہلی گول میز کانفرنس کے صدر تھے۔ اس کانفرنس میں بھارت اور برطانیہ کے مختلف نمائندے موجود تھے جن میں ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، سر تیج بہادر سپرو، بیرسٹر محمد علی جناح وغیرہ شامل ہیں۔ مرکزی سطح پر ذمے دار طرزِ حکومت، بھارت میں متحدہ ریاستوں کا قیام جیسے مختلف موضوعات پر بحث ہوئی۔ اس کانفرنس میں مختلف سیاسی جماعتوں اور دیسی ریاستوں کے نمائندے موجود تھے مگر بھارتی قومی جماعت نے اس کانفرنس میں حصہ نہیں لیا۔ بھارتی قومی جماعت (انڈین نیشنل کانگریس) ملک کی نمائندہ قومی جماعت تھی اس لیے اس کی شرکت کے بغیر یہ گول میز کانفرنس بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

گاندھی - اِروِن معاہدہ : برطانوی وزیرِاعظم کو اُمید تھی کہ بھارتی قومی جماعت دوسری گول میز کانفرنس کے مباحثے میں شریک ہوگی۔ وزیرِاعظم کی اپیل کے پیش نظر وائسرائے نے گاندھی جی اور دیگر رہنماؤں کو جیل سے آزاد کردیا اور اِنڈین نیشنل کانگریس کو آزادانہ طریقے سے اس مباحثے میں حصہ لینے کا ماحول تیار کیا۔ وائسرائے اِروِن اور گاندھی جی کے درمیان ایک سمجھوتا ہوا جسے 'گاندھی - اِروِن معاہدہ' کہا جاتا ہے۔ اس معاہدے کی رو سے بھارت کی طرف سے دستوری اعتبار سے ذمے دار حکومت کی جو تجویز پیش ہوئی تھی، اسے قبول کرنے کا وعدہ کیا۔ اس لیے کانگریس نے سول نافرمانی تحریک واپس لی اور دوسری گول میز کانفرنس میں شرکت کرنے اور گفت وشنید پر رضامندی کا اظہار کیا۔

دوسری گول میز کانفرنس : دوسری گول میز کانفرنس ۱۹۳۱ء میں منعقد ہوئی۔ مہاتما گاندھی اِس کانفرنس میں اِنڈین نیشنل کانگریس کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ کانگریس کے علاوہ مختلف ذات وقبائل، سیاسی پارٹیوں اور دیسی ریاستوں کے نمائندوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس میں حکومت نے اقلیتوں کا مسئلہ اُٹھایا۔ اس مسئلے پر اور آئندہ کی وفاقی حکومت کے دستور کی نوعیت کے سلسلے میں ان میں اختلاف پیدا ہوا۔ گاندھی جی نے مصالحت کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ آخرکار گاندھی جی دل برداشتہ ہوکر بھارت لوٹ آئے۔

پونہ معاہدہ : ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے گول میز کانفرنس میں دلتوں کی نمائندگی کی تھی۔ وہاں انھوں نے دلتوں کے لیے جداگانہ حلقۂ انتخاب کا مطالبہ کیا۔ دوسری گول میز کانفرنس کے بعد برطانوی وزیرِاعظم ریمسے میکڈونالڈ نے فرقہ وارانہ نمائندگی کا اعلان کیا۔ اس کے مطابق دلتوں کے لیے جداگانہ حلقۂ انتخاب مخصوص کیے گئے۔ فرقہ وارانہ بنیاد پر ہندو سماج کی تقسیم گاندھی جی کو منظور نہ تھی۔ اس وجہ سے انھوں نے اس فرقہ وارانہ نمائندگی کے خلاف

ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر

ایروڈا جیل میں 'مرن برت' شروع کیا۔ اِنڈین نیشنل کانگریس کے رہنماؤں نے ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر سے درخواست کی کہ وہ اپنے مطالبے پر دوبارہ غور کریں۔ قومی مفاد کے پیشِ نظر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے ان کی درخواست قبول کرلی۔ ۱۹۳۲ء میں پونہ میں گاندھی جی اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جو 'پونہ معاہدہ' کے نام سے مشہور ہے۔ اس معاہدے کی رو سے دلتوں کے لیے جداگانہ حلقۂ انتخاب کی بجائے نشستیں محفوظ رکھنا طے پایا۔

تیسری گول میز کانفرنس : نومبر ۱۹۳۲ء میں تیسری گول میز کانفرنس منعقد کی گئی لیکن کانگریس نے اس کانفرنس کا

بائیکاٹ کیا جس کی وجہ سے یہ کانفرنس بالکل بے معنی ہو کر رہ گئی۔

سول نافرمانی کا دوسرا دَور : دوسری گول میز کانفرنس سے دل برداشتہ ہو کر گاندھی جی لوٹے اور دوبارہ سول نافرمانی تحریک شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت نے فوراً گاندھی جی کو گرفتار کرلیا جس کی وجہ سے عوام میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

حکومت نے اس تحریک کو کچلنے کے لیے غیر انسانی رویہ اختیار کیا۔ تمام شہری حقوق غصب (سلب) کر لیے گئے۔ اِنڈین نیشنل کانگریس اور اس کی حامی پارٹیوں کو غیر قانونی قرار دیا گیا۔ ان کے دفاتر اور پونجی ضبط کر لی گئی۔ قومی اخبارات اور ادب پر پابندی عائد کی گئی۔ آخر کار اپریل ۱۹۳۴ء میں گاندھی جی نے یہ تحریک واپس لے لی اور سول نافرمانی تحریک کا تاریخی دور ختم ہو گیا۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کرکے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

(مہاتما گاندھی، خدائی خدمتگار، ریمسے میکڈونالڈ، سروجنی نائیڈو)

۱۔ لندن میں .... نے گول میز کانفرنس کا انعقاد کیا۔

۲۔ خان عبدالغفار خان نے .... تنظیم کی بنیاد رکھی۔

۳۔ دھاراسنا ستیہ گرہ کی قیادت .... نے کی۔

۴۔ دوسری گول میز کانفرنس میں .... اِنڈین نیشنل کانگریس کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے۔

(۲) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ چندر سنگھ ٹھاکر کو فوجی عدالت نے سخت سزا سنائی۔

۲۔ حکومت نے سولا پور میں مارشل لا نافذ کیا۔

۳۔ پہلی گول میز کانفرنس ناکام رہی۔

۴۔ گاندھی جی نے ایروڈا جیل میں 'مرن برت' رکھا۔

(۳) درج ذیل سوالوں کے ۲۵ تا ۳۰ الفاظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ گاندھی جی نے نمک کا قانون توڑ کر پورے ملک میں ستیہ گرہ کرنے کا فیصلہ کیوں کیا؟

۲۔ اِنڈین نیشنل کانگریس نے سول نافرمانی تحریک کیوں ملتوی کردی؟

(۴) سول نافرمانی تحریک کا زمانی خط مکمل کیجیے۔

۱۲/مارچ ۱۹۳۰ء	۶/اپریل ۱۹۳۰ء	۲۳/اپریل ۱۹۳۰ء	۴/مئی ۱۹۳۰ء	۶/مئی ۱۹۳۰ء

سرگرمی

۱۔ سول نافرمانی تحریک میں حصہ لینے والے درج ذیل اشخاص کے کارناموں کی مزید معلومات مع تصاویر جمع کرکے جماعت میں نمائش کیجیے۔

(الف) سروجنی نائیڈو (ب) خان عبدالغفار خان

(ج) سیّد بابو گینو

۲۔ سبق میں مذکور سول نافرمانی تحریک کے مقامات کی بھارت کے نقشے کے خاکے میں نشاندہی کیجیے۔

A3TDG2